رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت دو پیسے

جلد ۲۷ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۳۱ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۲۳

ہڑتال کی سخت نقصان رساں وبا

موجودہ زمانہ کے سیاسی حربوں میں سے ہڑتال کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے جسے اپنے مطالبات تسلیم کرانے کا ایک کامیاب ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بعض حالات میں ہڑتالیوں کو اپنے مقاصد میں کامیابی بھی ہو جاتی ہے لیکن اس معاملہ کے بعض اور پہلو ایسے ہیں۔ جنہیں از راہ دور اندیشی ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے ؛؛

چند دن ہوئے۔ لاہور میں ایڈمنسٹریٹر اور بھنگیوں کی باہمی کشمکش ہڑتال کی صورت اختیار کر گئی۔ اور ان دو تین دنوں میں جن لوگوں نے لاہور کی حالت دیکھی۔ وہ اگر بے جا طرفداری کے جذبات نہ رکھتے ہوں۔ تو اس طریق یعنی ہڑتال کی ایذا دہی اور نقصان رسانی کا اندازہ نہایت آسانی سے کر سکتے ہیں وہ قضیہ تو ختم ہؤا۔ لیکن اس میں ہڑتالیوں کی کامیابی نے بعض اور طبقوں کو اس حربہ کے استعمال کرنے کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ چنانچہ خبریں آ رہی ہیں کہ بھنگیوں کی ہڑتال کے بعد اب میونسپل ٹھیکہ داروں۔ قصابوں۔ اور ان کے ساتھ سبزی اور میوہ فروشوں۔ پھر پرائیویٹ فرموں کے ملازمین وغیرہ کی طرف سے بھی اپنے مطالبات پورے کرانے کے لئے ہڑتال کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر طبقہ کے لوگ ہڑتال کو بے خطا حربہ خیال کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسی خطرناک چیز ہے۔ کہ اگر اس کا عام رواج ہو جائے۔ اور ہر بات کے تصفیہ کے لئے اس سے کام لیا جائے تو ایسی ابتری پھیل جائے۔ جو سارے نظام کو درہم برہم کر کے رکھ دے ؛؛

کسی سے کسی بات پر بگڑ کر ہڑتال کرنے اور متعلقہ کام چھوڑ دینے کو نہایت ہی ناپسندیدہ اور بے ہودہ قرار دینے کے لئے یہی کافی ہے کہ اس طرح اپنے مدمقابل کو نقصان پہونچانے اور تنگ کرنے کی بجائے ان لوگوں کے لئے تکلیف اور مصیبت کے سامان مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔ جو بالکل غیر متعلق اور قطعاً بے قصور ہوتے ہیں۔ اور یہ اتنا بڑا ظلم ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بھنگیوں کی ہڑتال کو ہی لے لیجئے۔ جھگڑا تو ایڈمنسٹریٹر اور بھنگیوں میں تھا۔ لیکن ہڑتال کر کے مصیبت میں پبلک کو ڈال دیا گیا۔ اور غلاظت کے اٹھانے سے انکار کر کے بے قصور لوگوں کی زندگیاں خطرہ میں ڈال دی گئیں دوسری حالتوں میں بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ گویا لڑنے جھگڑنے والے۔ اور ہوتے ہیں۔ اور نقصان اٹھانے والے اور دکھ پانے والے اور۔ لیکن نہایت ہی تعجب کا مقام ہے۔ کہ ہڑتال کے اس قدر ناروا۔ اور ناموزوں فعل ہونے کے باوجود پبلک کا کوئی نہ کوئی طبقہ یا تو فریق مخالف سے انتقام لینے کے لئے یا خود کسی رنگ میں فوائد حاصل کرنے کے لئے ہڑتالیوں کی حمایت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس طرح ہڑتال کی وبا روز بروز بڑھتی جا رہی ہے ؛؛

پھر ہڑتال کے متعلق کہا تو یہ جاتا ہے کہ یہ پُرامن اور عدم تشدد پر مبنی حربہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہڑتال بدترین قسم کا تشدد اور نہایت ہی امن شکن طریق عمل ہے۔ کیونکہ کسی کام میں رکاوٹ پیدا کر کے ایسی تکلیف اور مصیبت پیدا کر دی جاتی ہے۔ جو قصور وار کی بجائے بے قصوروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اور مدمقابل پر مختلف اطراف سے اس قدر دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ کہ وہ جن مطالبات کو معقولیت کی بنا پر نہیں مان سکتا۔ اس طرح مجبور ہو کر مان لیتا ہے۔ یہ بدترین قسم کا جبر نہیں۔ تو اور کیا ہے ؛؛

دراصل اس قسم کی ہڑتالیں جن سے بالعموم پبلک کے لئے مشکلات پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے انسداد کے لئے ضروری ہے کہ قانون بھی حرکت میں آئے۔ اور پبلک کو مصیبت سے بچائے ہمیں یاد ہے کہ چند سال ہوئے جب لاہور میونسپل کمیٹی اور بجلی کمپنی میں کسی امر پر نزاع پیدا ہو گیا۔ اور بجلی کمپنی نے اپنی بات منوانے کے لئے بجلی کی رَو بند کر دینے کی دھمکی دی تو ڈپٹی کمشنر لاہور نے قانونی بنا پر قرار دے دیا۔ کہ بجلی کمپنی کو ایسا کرنے کا حق نہیں۔ اور از روئے قانون اس کا بجلی بند کرنا جرم ہوگا۔ اس طرح شہر ایک خطرناک تکلیف سے محفوظ رہ گیا۔ اسی طرح ان ہڑتالوں کے متعلق جن کا اثر عام پبلک پر پڑتا ہو۔ قانون کو ضرور حرکت کرنی چاہیئے ؛؛

علاوہ ازیں ذمہ دار اصحاب کو ایک طرف تو ہڑتالیوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیئے اور دوسری طرف لوگوں کو یہ بات ذہن نشین کرانی چاہیئے۔ کہ ہڑتال دو دھاری تلوار ہے۔ جو ہڑتال کرنے والوں کے خلاف بھی چل جاتی ہے اور انہیں تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ اور نظام کو تباہ کر کے بدامنی پیدا کرتی ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے کیونکہ جن لوگوں کی ذہنیت اس قسم کی ہو جائے

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ مئی - کنری (سندھ) سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی طرف سے آج ۶ بجے صبح حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔ نقرس کے درد میں اب کمی ہے اور بخار میں بھی تخفیف ہے الحمد للہ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سردرد ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے آج بعد نماز مغرب مسجد دار الفضل میں اور بعد نماز عشاء مسجد محلہ دار البرکات میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء سنایا گیا اور دعوت عام کے ماتحت پندرہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی تحریک کرکے احباب سے وعدے لئے گئے۔

آج بعد نماز مغرب مہمانخانہ میں ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کی صدارت میں مجلس ارشاد کا جلسہ ہوا۔ جس میں مسٹر عبد السلام صاحب ایم۔ اے نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے نوجوانوں کو تبلیغی اغراض کے لئے انگریزی لکھنے اور اس میں لیکچر دینے کی مہارت پیدا کرنے کی ترغیب دلائی۔

افسوس ملک عبد الرحیم صاحب کارکن نظارت امور عامہ کا لڑکا محمد عزیز متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول کی جماعت نہم میں تعلیم پاتا تھا بعارضہ دق کل ۱۷ برس کی عمر میں وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا احباب دعائے مغفرت کریں۔

دعوت عام مقامی تبلیغ کے ماتحت مولوی غلام نبی صاحب مصری اور حکیم عطا محمد صاحب تبلیغ کے لئے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اعلان

اخبار الفضل میں شائع کیا گیا تھا کہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سال میں ایک دفعہ ہونا چاہئیے یا دو دفعہ بعض احباب کی رائے اس بارہ میں یہ آئی ہے کہ امتحان سال میں ایک ہی دفعہ ہونا چاہئیے۔ اور یہی نظارت ہذا نے بھی مناسب سمجھا ہے۔ لہٰذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امتحان سال میں ایک دفعہ ہوا کرے گا۔ ناظر تعلیم وتربیت

تشخیص بجٹ برانچ کی ڈاک کی تعمیل میں توقف

صیغہ بیت المال کی تشخیص بجٹ برانچ آجکل گزشتہ سال کے ریکارڈ کی تکمیل اور آئندہ سال کے ریکارڈ اور بجٹ کی تیاری کے کام میں مصروف ہے۔ بجٹ کے متعلق جو چٹھیاں جماعت ہائے مقامی کی طرف سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء تک موصول ہوئی تھیں ان کی تعمیل کرکے جماعت ہائے متعلقہ کو جواب دیا جا چکا ہے۔ ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء سے بعد کی مرسلہ چٹھیوں پر ابھی تک دوسرے ضروری کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے کارروائی نہیں ہوئی۔ اور اس وجہ سے وہ معرض التوا میں پڑی ہیں ریکارڈ مکمل ہونے پر انشاء اللہ ان پر مناسب کارروائی کرکے جماعتوں کو اطلاع دی جائیگی۔ یہ اطلاع اس لئے شائع کی جاتی ہے کہ جماعتوں کو ان کی ڈاک کی تعمیل میں توقف کی وجہ سے شکایت پیدا نہ ہو۔ ناظر بیت المال

کیا آپ نے خلافت جوبلی فنڈ میں اپنا پورا چندہ ادا کر دیا ہے؟

بخدمت اہل قادیان

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر کسے آفت شود پیدا

اللہ تعالے کے فضل وکرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جو لوگ تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور اپنے وعدے وقت کے اندر پورے کر رہے ہیں۔ ان کی خوش قسمتی میں کوئی شک وشبہ نہیں وہی لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں میں بھی حصہ دار ہیں اور یہی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی دعاؤں میں بھی شامل رہیں گے۔

چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالے تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہونے والوں کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"جو شخص تحریف انتشار کر اس خدمت (تحریک جدید) میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا وہ شخص جو تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے۔ تو اس پر اپنے خاص فضلوں کی بارش نازل فرما آفات اور مصائب سے اسے محفوظ رکھ"

پس وہ شخص جو اس تحریک میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ پھر میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو جائے گا۔ مگر حقیقی طور پر اللہ تعالے کے حضور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں میں شامل ہونے والے وہی لوگ ہیں۔ جو اپنے امام کے حضور پیش کئے ہوئے عہد کے ماتحت اپنے امام کی آواز پر عملاً لبیک کہتے ہیں۔ اور باوجود اپنی مشکلات اور تنگیوں کے خدا کے لئے وعدہ کئے ہوئے مال کو جلد سے جلد عملاً پورا کرنے کی کوشش کرکے اسے ادا کر دیتے ہیں۔

تحریک جدید سال پنجم کے وعدہ کرنے والے احباب نے خطبہ جمعہ ۲۸ اپریل اور ۵ مئی کو پڑھ لیا جس میں حضور نے یہ فرمایا تھا کہ "کمی دراصل اس وجہ سے ہوتی ہے کہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ کل دے دوں گا۔ یہ بھی نفس کا دھوکہ ہوتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ آج نہیں کل دیدیں گے۔ اور کل کہہ دیتا ہے کہ پرسوں دے دیں گے۔ مگر اس طرح کہنے والے اکثر فیل ہو جایا کرتے ہیں۔

پس دوستوں کو نفس کے اس دھوکہ میں نہیں رہنا چاہئیے بلکہ ان کو اس بات پر عمل کرنا چاہئیے کہ جو لفظ بھی خلیفہ کے مونہہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا اور اس پر عمل کرتے ہوئے اپنے وعدوں کو اس مہینہ کے اندر اندر سو فی صدی پورا کریں۔ ہر وعدہ کرنے والے کو یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ تحریک جدید کی "موعود کتاب" میں صرف اسی کا نام آئے گا جو ہر سال اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کریں گے۔ مالی سیکرٹریان تحریک جدید کو تحریک جدید کے وعدوں کے وصول کرنے میں خاص توجہ کرنی چاہئیے۔ اور مرکز میں رقم بھیجتے وقت کوپن پر تحریک جدید کی اہم وار تفصیل کے علاوہ یہ بھی تصریح ہونی چاہئیے۔ کہ یہ کس سال کا چندہ ہے تا ان کی وصول شدہ رقم اسی سال کے حساب میں پڑ سکے جس کی وہ رقم ہے۔ اللہ تعالے توفیق دے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

دُنیا کی تباہی کا ہولناک نظارہ
جس کی خبر قبل از وقت دی جا چکی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۱۸ء تک جو جنگ ہوئی۔ اور جسے "Great War" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس میں جس قدر تباہی ہوئی اس کی نظیر گزشتہ زمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ نہ صرف اس لحاظ سے کہ اموات کی تعداد بہت زیادہ ہوئی۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ اس جنگ میں کوئی ایک ملک بھی ایسا نہ تھا۔ جسے اس جنگ کی وجہ سے کچھ نہ کچھ جانی اور مالی نقصان نہ پہونچا ہو پھر اس لحاظ سے بھی یہ جنگ عالم گیر تھی۔ کہ اس کی تباہی کے خطرناک نتائج سے دُنیا کو اب تک چین حاصل نہیں ہوا۔ بہرحال اس جنگ میں مختلف ممالک کے جس قدر لوگ کام آئے۔ ان کا اندازہ مسٹر چیمبرلین وزیراعظم انگلستان کا لگایا ہوا حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام ملک	تعداد مجروحین	تعداد مقتولین
۱	جزائر برطانیہ	۱۶۹۳۲۶۲	۷۴۳۷۰۲
۲	کینیڈا	۱۴۹۷۳۲	۵۶۶۲۵
۳	آسٹریلیا	۱۵۲۱۷۱	۵۹۳۳۰
۴	نیوزی لینڈ	۴۰۷۳۹	۱۶۱۳۶
۵	جنوبی افریقہ نیوفاؤنڈلینڈ وغیرہ	۹۵۱۵۳	۸۸۳۲
۶	مقبوضات و نوآبادیات	۲۵۷۷۸۵	۱۲۰۹۳۳
۷	ہندوستان	۷۰۸۵۹	۶۱۳۹۵
۸	فرانس	غیر معلوم	۱۳۸۵۳۰۰
۹	بلجیم	۴۶۶۸۶	۳۸۱۷۲
۱۰	اٹلی	۹۴۵۷۰۰۰	۴۶۰۰۰۰
۱۱	پرتگال	۱۳۷۵۱	۷۲۲۲
۱۲	رومانیا	غیر معلوم	۳۳۵۷۰۶
۱۳	سرویہ	۱۳۳۱۴۸	۵۳۵۱۳۷
۱۴	ریاستہائے متحدہ امریکہ	۲۰۵۶۹۰	۱۱۵۶۶۰

یہ جنگ ابھی شروع نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ اس کے آثار بھی نمودار نہ ہوئے تھے۔ کہ خدا تعالے کے فرستادہ اور اس زمانہ کے مصلح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالے سے خبر پا کر اس کے ہولناک نتائج کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ جن لوگوں کو جنگِ عظیم میں شمولیت کا موقعہ ملا ہے۔ وہ اب بھی اگر ایک طرف خدا تعالے کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب خصوصاً براہین احمدیہ حصہ پنجم کی نظم کا آخری حصہ رکھیں۔ اور دوسری طرف جنگِ عظیم کا تصور کریں۔ تو ان کو حضور کی اس پیشگوئی کی صداقت کا یقین کئے بغیر چارہ نہ ہوگا۔

اب چونکہ دُنیا میں پھر ایک اور عالمگیر جنگ کے چھڑنے کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پھر پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں عالمگیر تباہی کا کھلے طور پر ذکر ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازہ پر ہیں کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آئے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

اس پیشگوئی میں جس ہولناک نظارہ کا ذکر ہے۔ وہ دُنیا ایک دفعہ دیکھ چکی ہے۔ اور کوئی عجب نہیں۔ اگر آئندہ اس سے بھی زیادہ خوفناک رنگ میں دیکھے۔ ہاں اگر لوگ اپنی اصلاح کریں۔ اور خدا تعالے کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیں۔ تو خدا تعالے جو بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ اس کے فضل سے یہ کوئی بعید بات نہیں کہ وہ ان آفات کو ٹال دے اور دُنیا اس عالمگیر تباہی سے بچ جائے۔

مقام توبہ کے بعد اصلاحِ اعمال اور اصلاحِ قلب کا مقام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک گزشتہ پرچہ میں مسئلہ توبہ کے متعلق اسلامی تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے اس اعتراض کا جواب عرض کیا گیا تھا۔ جو غیر مسلموں کی طرف سے اس ضمن میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ میں بعض اور اعتراضات کا جواب ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

مسئلہ توبہ پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ جب ایک شخص گناہ کر چکا تو اب توبہ کے بعد یہ کہنا کہ اس نے وہ فعل کیا ہی نہیں خلافِ عقل ہے۔ جب ایک چیز عالم وجود میں آچکی تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ توبہ سے وہ معدوم ہو جائے۔

یہ اعتراض دراصل اسلامی تعلیم کو پورے طور پر نہ سمجھنے کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا کہ وہ شخص جس نے گناہ کیا اور اس کے بعد اس نے توبہ کی۔ اور وہ توبہ قبول ہو گئی تو گناہ ایسا محو ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کہنا ہی نہیں چاہیئے۔ کہ اس نے کوئی گناہ کیا تھا۔ یہ اسلام کی ہرگز تعلیم نہیں۔ اور نہ اسلام یہ سکھاتا ہے۔ کہ توبہ کرنے کے بعد تم دوسرے متعلق یہ سمجھنا شروع کر دو۔ کہ اس سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اسلام نے تو قبولیت توبہ کا نام غفران رکھا ہے یعنی گناہوں کو ڈھانپ دینا اور بار بار فرمایا ہے کہ ان اللہ غفور رحیم یعنی اللہ تعالےٰ غفور اور رحیم ہے مطلب یہ کہ اللہ تعالےٰ جن لوگوں کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ ان کے بدنتائج سے انہیں محفوظ کر دیتا ہے۔

اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے نوکر کوئی کام خراب کر دے۔ اور پھر صدق دل سے ندامت کا اظہار کرے۔ اور آئندہ کے متعلق عہد کرے کہ میں اس قسم کی غلطی نہیں کروں گا۔ تو آقا اسے سزا نہیں دیتا۔ اور اس طرح قصور کے بدنتیجہ سے اسے بچا لیتا ہے۔ مگر یہ نہیں ہوتا کہ اس کا قصور بالکل معدوم ہو جائے اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی جن لوگوں کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ انہیں ان گناہوں کے بدنتائج سے بچا لیتا ہے۔ اور یہی توبہ کی قبولیت کا مفہوم ہوتا ہے۔

ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر توبہ واقعی قابل ہوتی ہے تو چاہیئے کہ ایک آتشک زدہ توبہ کرے۔ تو اس کا مرض آتشک دور ہو جائے مگر واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا نہیں ہوتا۔ آتشک کا مریض ہزار توبہ کرے۔ پھر بھی اسی مرض میں گرفتار رہتا ہے۔ پس یہ کس طرح مانا جا سکتا ہے۔ کہ توبہ کا کوئی اثر ہے۔ اور یہ کہ انسان اس کی وجہ سے بدنتائج سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو خالص روحانی ہیں اور جن کا اثر جسم پر نہیں مگر ایک وہ ہیں جن میں جسم اور روح دونوں شریک ہوتے ہیں۔ یعنی نہ صرف روح پر اس گناہ کا اثر ہوتا ہے بلکہ جسم بھی مبتلائے مصائب ہو جاتا ہے۔ پس جن گناہوں میں جسم اور روح دونوں کا اشتراک ہوتا ہے۔ ان میں اکثر دونوں کو ہی سزا ملتی ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جس نے صرف روحانی گناہ کیا۔ اس کے لئے اپنے اعتقاد کی درستی اور سچی توبہ کرنا ضروری ہے۔ لیکن اگر وہ گناہ جسم اور روح دونوں سے مشترکہ طور پر سرزد ہوا ہے تو جسم اور روح دونوں کو مل کر توبہ کرنی چاہیئے۔ اگر یہ توبہ کامل ہوگی تو روح اور جسم دونوں سزا سے محفوظ ہو جائیں گے۔ اور اگر روحانی توبہ کامل اور جسمانی ناقص ہوگی تو روح تو بچ جائے گی۔ لیکن جسم اپنی سزا بھگت رہا ہوگا۔ اب وہ جسے آتشک ہوا۔ اسے بھی دونوں لحاظ سے کامل توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اگر وہ صرف توبہ و استغفار کرتا ہے۔ اور اس کے جسم نے جو گناہ کیا تھا اس کی تلافی نہیں کرتا۔ تو ایسا شخص اگر جسمانی سزا سے نہیں بچ سکا تو مسئلہ توبہ پر اس کی وجہ سے کوئی اعتراض عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اس نے کامل توبہ کی ہی نہیں۔

ایک اور اعتراض توبہ کی قبولیت پر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر توبہ کا مسئلہ درست ہے تو گورنمنٹیں مجرموں کو ان کے توبہ کرنے پر چھوڑ کیوں نہیں دیتیں اور عدالتیں انہیں سزائیں کیوں دیتی ہیں۔ اس صورت میں تو انہیں چاہیئے کہ مجرموں کو آئندہ محتاط رہنے کے وعدہ پر ہی چھوڑ دیا کریں۔ اور سزا نہ دیا کریں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ تو علیم و خبیر ہے۔ اور وہ دلوں کے بھید سے واقف اور سچے جھوٹے کو جانتا ہے۔ خواہ سمندروں کی تہ میں کوئی چیز ہو۔ خواہ عمیق کانوں میں خواہ آسمان پر ہو خواہ زمین میں۔ وہ ہر بات کو اس کی باریک در باریک تفصیلات کے ساتھ جانتا ہے۔ پس اس کا توبہ قبول کرنا بالکل اور رنگ رکھتا ہے۔ مگر دنیوی عدالتوں کا یہ حال ہے کہ وہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں کا حال نہیں جانتیں۔ ان کو کیا معلوم کہ اپنی غلطی پر پشیمانی کا اظہار کرنے والا سچے دل سے پشیمان ہے یا شرارتاً سزا سے بچنے کے لئے جھوٹی ندامت کا اظہار کر رہا ہے۔ پس وہ جسے دوسرے کے ارادہ اور خیال کا پتہ ہی نہیں وہ کس طرح جرأت کر کے اسے معاف کر سکتا ہے۔ ممکن ہے وہ مجرم دل میں یہ نیت رکھتا ہو کہ اب کے چھوٹا تو ایسی احتیاط سے جرم کروں گا کہ کسی کو علم تک نہیں ہو سکے گا۔

پس انسانی عجز اس قسم کی معافی میں بہت بڑی روک ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ چونکہ خوب جانتا ہے۔ کہ کسی کے دل میں کیا مخفی ہے۔ اور وہ شرارتی اور غیر شرارتی میں فرق کر سکتا ہے۔ اس لئے وہ توبہ بھی قبول کر سکتا ہے۔ پھر یہ بھی غلط ہے کہ گورنمنٹ معاف نہیں کرتی۔ صوبہ کے افسروں اور پھر وائسرائے کا اختیار ہے کہ کسی مجرم کو خاص حالات کے ماتحت معاف کر دیا کریں اور خاص خاص موقعوں مثلاً تاجپوشی تخت نشینی اور جشن وغیرہ کی تقاریب پر تو بہت سے قیدیوں کی سزا کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ اندریں حالات یہ کہنا کہ گورنمنٹ کیوں مجرموں کو معاف نہیں کرتی، حالات عالم سے اپنی بے خبری کا ثبوت مہیا کرنا ہے۔

کیا آپ نے ان اصحاب کو جو بوجہ عدم استطاعت روزنامہ الفضل کے خریدار نہیں مطلع فرما دیا ہے کہ
الفضل کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپے سالانہ کر دی گئی ہے۔ لہذا انہیں اب اس سے محروم نہیں رہنا چاہیئے

(481)

غرض گناہوں کی معافی کے متعلق اسلام نے توبہ کا جو دروازہ کھلا رکھا ہے، وہ بہت ہی امید افزا ہے۔ جب کوئی شخص اس دروازہ میں سے گذر جاتا ہے جو درحقیقت معرفت کا پہلا دروازہ ہے تو وہ ایسا ہی پاک و صاف ہو جاتا ہے جس طرح ماں کے بطن سے معصوم بچہ تولد ہوتا ہے۔ اسے بھی ایک تازہ حیات بخشی جاتی ہے۔ اور اس کی پہلی زندگی پر ایک رنگ کی موت وارد ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد پھر ایک اور مقام آتا ہے اور وہ یہ کہ اسلام انسانِ مومن کو وہاں لے جاتا ہے جہاں گناہوں کے صدور کا امکان اس سے ہمیشہ کے لئے جاتا رہتا ہے۔ قرآن کریم اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم۔ کہ اے ایمان والو ہمیشہ پختہ بات کیا کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہارے موجودہ اعمال کو بالکل درست کر دیگا اور تمہارے پچھلے گناہوں کو بخش دیگا۔ اسی طرح اہل بیت نبوی کے متعلق فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ کہ اے اہل بیت اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ رجس تم سے دور کرے۔ اور تمہیں ایسا پاک کرے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔ گویا اسلامی تعلیم کے ماتحت اس دنیا میں بھی انسان گناہوں سے کلیۃً پاک ہو سکتا ہے۔ مگر بہرحال یہ دوسرا مقام ہے۔ پہلا مقام مقام توبہ ہے۔ جبکہ گذشتہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ دوسرا مقام مقام اصلاح اعمال ہے۔ جب کہ آئندہ کے لئے اس کے تمام اعمال نیکی کے قالب میں ڈھال دیئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پھر ایک اور مقام آتا ہے۔ جسے مقام اصلاح قلب سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ اس مقام میں نہ صرف ظاہری جوارح سے اعمال بد کا ارتکاب نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اپنے مومن بندے کے دل پر نازل ہوتا۔ اور اسے اپنے جلال کا تخت گاہ بنا کر میلان گناہ سے بھی اسے نجات دے دیتا ہے۔ اور اس کے دل میں کسی گناہ کی خواہش تک بھی پیدا نہیں ہوتی۔

یہ امر ظاہر ہے کہ گناہ صرف ظاہری ہی نہیں ہوتے بلکہ باطنی بھی ہوتے ہیں۔ اور کامل مذہب وہی ہے جو نہ صرف ظاہر کی اصلاح کرے بلکہ باطن کی بھی اصلاح کرے، بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ باطن کی مثال جڑ کی سی ہے۔ اگر باطن درست ہو گا تو ظاہر آپ ہی آپ درست ہوتا چلا جائے گا۔ اور اگر باطن درست نہ ہو تو ظاہر کی اصلاح بھی دیرپا نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم نے اسی وجہ سے وذروا ظاہر الاثم وباطنہ اور انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا وما بطن میں ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے گناہوں سے بنی نوع انسان کو منع کیا ہے۔

اسی طرح لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءہا ولکن ینالہ التقویٰ منکم اور قد افلح من تزکیٰ میں یہی بتایا ہے۔ کہ اصل چیز تزکیہ نفس اور تقوےٰ ہے، جو باطن سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر یہ کسی انسان کو حاصل ہو جائے۔ تو وہ فلاح یافتہ قرار دیا جاتا ہے۔ پس یہ مقام جو اصلاح قلب کا مقام ہے، بہت اہم ہے۔ اور اسلام مومن کو اس دروازہ میں سے بھی گذارتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے والذین آمنوا وعملوا الصالحٰت وآمنوا بما نزل علیٰ محمد وہو الحق من ربہم کفر عنہم سیأتہم واصلح بالہم۔ کہ ایسے لوگوں کے قلوب تک پاک ہو جاتے ہیں۔ اور گناہوں کا میلان بھی جاتا رہتا ہے۔ گویا اگر انہیں معصومیت کا مقام نہیں ملتا تو محفوظیت کا مقام ضرور حاصل ہو جاتا ہے۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

ہوم منسٹرز کانفرنس اور فرقہ وار اخبارات

۲۸ مئی کو شملہ میں ہوم منسٹرز کانفرنس ختم ہو گئی۔ اس میں جو اہم مسائل زیر بحث آئے ان میں ایسے اخبارات کا معاملہ جو فرقہ وار کشمکش پیدا کرنے کا موجب ہیں، اہم ترین تھا۔ ایسے اخباروں پر کڑی نگرانی کرنے کے سوال پر تمام ہوم منسٹر متفق تھے۔ اور اس سلسلہ میں متحدہ اقدام اختیار کرنے کے متعلق سب نے اتفاق رائے کا اظہار کیا۔ ایک ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس قسم کے اخباروں پر کنٹرول رکھنے کے لئے متحدہ کارروائی کی جائے۔

اس کے علاوہ ایک زبان والے لوگ کا دوسری زبان والوں پر حملہ کا سوال بھی زیر بحث آیا۔ مثلاً بنگالی کے خلاف بہاری۔ اور گجراتی کے خلاف مرہٹی کی مہم اس سوال کو بھی بہت اہمیت دی گئی اور اسے امن عامہ کیلئے سخت خطرہ قرار دیا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ اس کے انسداد کے لئے بھی کوئی مؤثر کارروائی ہونی چاہیئے۔ امید ہے کہ اس کے متعلق عنقریب کوئی سرکاری بیان بھی شائع ہوگا۔

بنگال کے ہندوؤں کا وفد گورنر کی خدمت میں

۲۷ مئی کو بنگالی ہندوؤں کے ایک وفد نے سر رابرٹ ریڈ گورنر بنگال سے ملاقات کی اور ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں درخواست کی گئی ہے کہ سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وار تناسب کا اسمبلی نے جو قانون پاس کیا ہے۔ اس کے ماتحت کوئی معین پالیسی قائم کرنے سے پیشتر ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ اس سے پیدا ہونے والے مسائل اور نتائج کی تحقیقات ایسے رنگ میں کرائی جائے کہ جس سے جملہ فرقوں کی تسلی ہو جائے اور اس امر پر بخوبی غور کر لیا جائے کہ جو پالیسی مقرر ہو گی۔ اسکا اثر صوبہ کے ایڈمنسٹریشن اور معیار قابلیت پر کیا پڑے گا۔ اس کے علاوہ اس بات کا بھی انتظام کر دیا جائے کہ جن عہدوں کے لئے موزوں بنگالی مسلمان نہ مل سکیں، ان کے دروازے اس صوبہ کی رہنے والی دوسری اقوام کے لئے کھول دیئے جائیں۔ اسوقت یہ ہو رہا ہے کہ جن اسامیوں کے لئے بنگالی مسلمان نہیں ملتے۔ انہیں باہر سے مسلمانوں کو بلا کر پُر کیا جاتا ہے جو ہماری صریح حق تلفی ہے۔ سرکاری ملازمتوں میں ہندوؤں کا تناسب صحیح طور پر معین ہو جانے کے بعد ہم اس قابل ہو سکیں گے۔ کہ ہر ی جنوں کا تناسب مقرر کر کے ان کو مطمئن کر لیں۔

گورنر کا صرف یہی فرض نہیں کہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ بلکہ اسے یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ حکومت کی اختیار کردہ پالیسی صحیح ہے۔ سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وار تناسب کی تعیین کی پالیسی بالکل غلط ہے اور اگر آپ نے ہمارے حقوق کی نگہداشت کا انتظام نہ کیا تو اسکا ردِ عمل نہایت افسوسناک ہوگا۔ یہ کوئی دھمکی نہیں بلکہ ہم نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کر دیا ہے۔ اور آخر میں پھر ایک دفعہ یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ہماری شکایات کا ازالہ نہ کیا گیا۔ تو یہ سخت عاقبت نا اندیشی ہوگی۔

سرکاری ملازمین کیلئے پنجاب گورنمنٹ کا نیا حکم

سرکاری ملازمین کے متعلق قواعد میں گورنمنٹ پنجاب نے ایک ترمیم کی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ کوئی سرکاری ملازم تحریری یا زبانی طور پر کسی انجمن یا اجلاس میں، یا پبلک میں حکومت کے کسی اقدام پر تنقید یا بحث نہیں کر سکتا۔ اور نہ کسی ایسی مجلس میں شریک ہو سکتا ہے۔ وہ صرف سرکاری ملازمین کی کسی پرائیویٹ میٹنگ یا ان کی کسی تسلیم شدہ سوسائٹی میں صرف ایسی بحث میں حصہ لے سکتا ہے۔ جس کا تعلق ملازمین کے ذاتی یا اجتماعی مفاد سے ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

482

یہودی اور گاندھی جی

گاندھی جی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا۔ کہ یہودیوں نے جرمنی میں ان سختیوں کا جواب جو ان پر کی جا رہی ہیں۔ پُرامن طریق پر جرأت کے ساتھ نہیں دیا۔ نیز فلسطین میں وہ ایک جارحانہ امپیریلسٹ پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اور عربوں کو ان کے وطن سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ نیویارک کے ایک یہودی اخبار "جیوئش فرنٹیر" نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ پُرامن جنگ کے لئے خاص تیاری کی ضرورت ہے جو جرمنی کے یہودی نہیں کر سکے۔ اس لئے اسے جاری نہیں کیا گیا۔ باقی فلسطین کے معاملہ میں گاندھی جی پر پان اسلامک تحریک کے حامیوں کا بہت گہرا اثر معلوم ہوتا ہے اس کے جواب میں گاندھی جی نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ میں نے یہ مضمون نکتہ چینی کی غرض سے نہیں لکھا تھا۔ اور اپنے مافی الضمیر کو جس طرح ادا کر سکا کر دیا۔ اگر ایک یہودی بھی میرا ہم خیال ہو جاتا۔ تو مجھے خوشی ہوتی۔ لیکن اس وجہ سے مجھے کوئی مایوسی نہیں۔ کہ ایسا نہیں ہو سکا۔ اور مجھے اپنے خیالات میں تبدیلی کی بھی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ میرا اصل یہی ہے کہ اہنسا ظلم اور تشدد کے مقابلہ کے لئے نہایت موثر ہتھیار ہے۔ لیکن اسے اختیار کرنے والوں کو ضروری طور پر اپنی زندگی میں ہی اس کے نتائج کی امید نہیں رکھنی چاہئیے۔ بلکہ ہمیشہ یہ امر مد نظر رکھنا چاہئیے۔ کہ اگر ان کا کاز زندہ رہے گا۔ تو انجام کار ان کی فتح ہوگی۔ یہ الزام بالکل غلط ہے۔ کہ میں پان اسلامزم سے متاثر ہوں۔ اور عربوں کے متعلق میں نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے کہا ہے۔ میں مسلمانوں کی دوستی حاصل کرنے کے لئے اپنے اصول کو فروخت کرنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ میں تو ہندوستان کی آزادی کے لئے بھی سچائی کو فروخت نہیں کر سکتا۔ جیوئش فرنٹیر نے لکھا ہے کہ میں فلسطین کے متعلق بھی اسی طرح غلط فہمی کا شکار ہوا ہوں۔ جس طرح مسئلہ خلافت پر ہوا تھا۔ لیکن خلافت کی تحریک کو ہاتھ میں لینے میں میں نے کوئی غلطی نہیں کی تھی۔ بلکہ میں تو آج بھی اس کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے تیار ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر ضیاء الدین احمد اور پنڈت جواہر لال نہرو

علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سر ضیاء الدین احمد صاحب نے اخبار پائنیر کی ایک حالیہ اشاعت میں ڈاکٹر کھارے اور مسٹر بوس کے عنوان سے ایک آرٹیکل شائع کرایا۔ جس میں لکھا ہے کہ کانگرس کوئی جمہوری جماعت نہیں۔ بلکہ ہندوستان میں ڈکٹیٹرشپ قائم کرنا چاہتی ہے۔ مسٹر بوس اس کے مخالف ہیں۔ یہ امر یقینی ہے۔ کہ گاندھی جی اور کانگرس کے دوسرے لیڈر فیڈریشن کو قبول کر لیں گے۔ نہ صرف اصول بلکہ اس کی تفاصیل بھی وہ منظور کر چکے ہیں۔ پنڈت نہرو نے وزارت عظمیٰ کی پیشکش کو منظور کر لیا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ کمیونسٹ محاذ کو چھوڑ کر آئین پسندوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ راجکوٹ کی تحریک کا مقصد صرف یہ تھا۔ کہ عوام کی توجہ کو اہم سیاسی مسائل سے ہٹا کر معمولی باتوں میں لگا دیا جائے۔ نیز ریاستوں کو مرعوب کیا جائے۔ تا وہ کانگرس کے پسندیدہ آدمی فیڈرل لیجسلیچر میں بھیجیں۔

اس کے جواب میں پنڈت نہرو نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ سر موصوف کا بیان ان کی دماغی اختراع اور شرارت پر مبنی ہے۔ مجھے نہ کوئی وزارت پیش کی گئی۔ اور نہ میں نے اسے منظور کیا۔ سر موصوف کے پاس اگر اس الزام کا کوئی ثبوت ہو تو پیش کریں۔ اور چیلنج کیا گیا ہے۔ کہ اپنی بات کو درست ثابت کریں۔ پنڈت جی نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ سر موصوف خود پبلک لائف۔ صداقت سچائی اور اصول کی خرید و فروخت کو جائز سمجھتے ہوں۔ تو اور بات ہے۔ لیکن انہیں اس قسم کی ذہنیت کو دوسروں کی طرف منسوب کرنے کا کوئی حق نہیں۔

پنجاب سوشلسٹ پارٹی اور فارورڈ بلاک

پنجاب کی سوشلسٹ پارٹی کی ورکنگ کمیٹی نے یہ قرار دیا ہے کہ یہ پارٹی مسٹر بوس کے فارورڈ بلاک کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اور کانگرس نے اس وقت جو آئین پرستی شروع کر رکھی ہے۔ اس کی موجودگی میں اسے نہایت ضروری خیال کرتی ہے۔ اس کمیٹی کی رائے میں فارورڈ بلاک کانگرس کے اندرونی نظام میں کسی قسم کی رکاوٹ کا موجب نہیں ہوگا۔ بلکہ عام کانگرسیوں کو رجعت پسندی اور آئینی الجھنوں سے علیحدہ رکھنے کے لئے مفید کام کرے گا۔ اور قومی جدوجہد میں ایک انقلاب پیدا کرے گا۔ پورے غور و خوض کے بعد اس کمیٹی کی رائے ہے۔ کہ فارورڈ بلاک سوشلسٹ پارٹی کی تقویت کا موجب ہوگا۔ اور دونو کے مقاصد میں تصادم کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے یہ کمیٹی سوشلسٹ پارٹی کے تمام ممبروں کو مشورہ دیتی ہے۔ کہ وہ انفرادی طور پر اس کے ساتھ اشتراک عمل کریں۔ اور آل انڈیا کانگرس سوشلسٹ پارٹی سے سفارش کرتی ہے۔ کہ بطور پارٹی بن اس میں شریک ہونے کا جلد از جلد فیصلہ کرے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

صدر جمہوریہ ترکی کی تازہ تقریر

انقرہ کی فتح کی یادگار کے جشن کی تقریب پر صدر جمہوریہ ترکی غازی عصمت انونو نے ایک اہم تقریر کے دوران میں یورپ کی سیاسی الجھنوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ملک اپنے تعمیری پروگرام میں اس قدر محو ہے کہ اسے غیر ملکی سیاسیات سے کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ سوائے اس کے کہ جس حد تک وہ اس کے اندرونی معاملات پر اثر انداز ہوتی ہوں۔ ہمارا نصب العین یہی ہے کہ اپنے ملک کو دوبارہ زندہ کریں۔ اور آج سے چند سال قبل تباہی کے جس غار کے قریب پہنچ چکے تھے اس سے بچ جائیں۔ اور اس قدر مضبوط ہو جائیں۔ کہ بڑی سے بڑی طاقت کا مقابلہ کر سکیں۔ متعصب مؤرخین نے ہمارے ماضی کو اس قدر گھناؤنی صورت میں پیش کیا ہے۔ کہ ہمارے اخلاق حسنہ لوگوں کو نظر نہیں آتے۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہم بلحاظ تہذیب و تمدن تمام اقوام عالم پر فائق ہیں۔ اب ترک قوم کو چاہئیے کہ اپنے عمل سے دنیا پر ثابت کر دے۔ کہ ہم حق و انصاف کے حامی ہیں۔ اور ظلم و دست درازی کو گناہ عظیم خیال کرتے ہیں۔ ہمیں کسی بھی قوم سے کوئی عداوت نہیں۔ اور جرمنی تو ہمارا پرانا رفیق ہے۔ روس کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات حسب سابق دوستانہ ہیں۔ ان کے علاوہ مغربی یورپ کی دوسری حکومتوں کے ساتھ بھی ہمیں پوری پوری ہمدردی ہے اور برطانیہ کے ساتھ بھی۔ اور حق و انصاف کے معاملہ میں ہم ضرور اس کا ساتھ دیں گے اگر جرمنی ہمارے ساتھ تعاون کے لئے آمادہ ہو۔ تو بھی برطانیہ اور فرانس کے ساتھ ہمارے مضبوط تعلقات میں کوئی کمزوری پیدا نہ ہوگی۔ بشرطیکہ وہ ہمارے تعمیری پروگرام میں حائل نہ ہوں۔ اور اس وقت ہمارے ساتھ جو وعدے کئے جا رہے ہیں۔ ان کا ایفاء کریں۔ اور ہمارے ساتھ اسی طرح فریب اور دھوکہ نہ کریں۔ جیسا کہ عربوں کے ساتھ کیا گیا۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار کا تیار کردہ چنن آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ (منیجر)
لاہور

جرمنی میں ہٹلر کے خلاف پروپیگنڈا کا نیا طریق

لنڈن سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ غیر ممالک کے لوگ جرمنوں کے نام خطوط ارسال کر رہے ہیں۔ جن میں ان سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہٹلر کو جنگ سے باز رکھنے کے لئے کوشش کریں۔ اور اسے امن سوز کاروائیوں سے روکیں چٹھیاں بھیجنے والے مکتوب الیہم کے ایڈریس وغیرہ ٹیلی فون ڈائرکٹریوں اور ہمچو قسم دوسری گائیڈوں سے حاصل کر کے ان کو خطوط لکھتے ہیں۔ جن میں گذشتہ جنگ کی تباہ کاریوں کی تفاصیل کو موثر پیرایہ میں بیان کر کے نیز اس جنگ میں کام آنے والوں کی روحوں کا واسطہ دے کر نہایت پر سوز رنگ میں یہ تحریک کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ اس قسم کے واقعات کے ظہور پذیر ہونے کے امکانات کو معدوم کر دیں۔ اور ایسے مستقل عزم کے ساتھ کھڑے ہوں۔ کہ جس کے آگے ہٹلر کی دیوانگی اور جنون کچھ نہ کر سکے۔ اور وہ مجبور ہو جائے۔ کہ دنیا کے امن وامان کا پورا پورا احترام کرے ؛

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے خطوط اس کثرت سے وصول ہو رہے ہیں۔ کہ گویا ایک سیلاب ہے۔ جو امنڈا چلا آتا ہے۔ اس شدید پروپیگنڈا نے نازیوں کو سخت پریشان کر دیا ہے۔ اور وہ حیران ہیں۔ کہ اس سے بچنے کی کیا صورت اختیار کریں۔ اس طرح کی انفرادی اپیلیں بلحاظ اثرات نہایت نتیجہ خیز ہوتی ہیں۔ اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو بعید نہیں کہ جرمنی کے موجودہ حالات میں بھی تبدیلی ناگزیر ہو جائے۔ لیکن جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ حکومت جرمنی اس سلسلہ کو جاری نہیں رہنے دیگی۔ اور کوئی نہ کوئی صورت تجویز کرے گی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمّٰی دلبر اد ولد احمد یار ذات ملاح سکنہ چک ۲۶۳ تحصیل وضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۱-۶-۳۹ مقرر کیا ہے لہذا جانے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵-۵-۳۹

(دستخط) **خان بہادر میاں غلام رسول صاحب** چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمّٰی محمد شفیع ولد علی محمد ذات جٹ وڑیچ سکنہ چک ۴۸۹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۱-۶-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵-۵-۳۹

(دستخط) **خان بہادر میاں غلام رسول صاحب** چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمّٰی بھولا بخش ولد سوداگر ذات ارائیں سکنہ باناوارڈی شمو کسلیم پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۹-۸-۳۰ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۵-۵-۳۹

(دستخط) **خان بہادر خان سر بلند خانصاحب** بی۔ اے چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور
(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمّٰی کپورا ولد بھول سنگھ ذات چاہنگ سکنہ مرولی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام حاجی پور درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۳۹-۸-۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۵-۵-۳۹

(دستخط) **خان بہادر خان سر بلند خانصاحب بی۔ اے** چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور
(بورڈ کی مہر)

ضرورت رشتہ

ایک مخلص تعلیم یافتہ نوجوان جو سید قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور انٹرنس پاس ہیں۔ ایک نہایت ہی اچھی ملازمت پر فائز تھے۔ لیکن قبول احمدیت کے باعث اسے کھو چکے ہیں۔ اور اب تحریک جدید کے اس مطالبہ کے ماتحت کہ کوئی احمدی بیکار نہ رہے۔ ایک معمولی روزگار اختیار کر چکے ہیں۔ ان کے لئے رشتہ درکار ہے۔ ان کی اپنی زمین بھی ضلع راولپنڈی میں ہے۔ ذات کا کوئی سوال نہیں تمام خط وکتابت بنام شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم متصل مسجد احمدیہ لائل پور ہو۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اسکے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ :۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دوا خانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ :۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۲۸ مئی - حکومت امریکہ کی تجویز ہے - کہ ممالک عالم کے نمائندوں کی ایک کانفرنس گیہوں کی منڈیوں اور نرخوں کا انتظام کرنے کے لئے منعقد کی جائے - یہ کانفرنس کس جگہ اور کب ہوگی - یہ ابھی نہیں کہا جاسکتا - البتہ بعض ممالک نے اس کی کامیابی کے لئے کام شروع کردیا ہے۔

کانگڑہ ۲۸ مئی - کانگڑہ اور پالم پور کے علاقوں میں جن باغات میں چائے کی کاشت ہوتی ہے - وہاں اب سنکونا کی کاشت کی تجاویز ہو رہی ہیں - جس سے کونین حاصل ہوتی ہے -

لنڈن ۲۸ مئی - جنرل فرینکو اپنی ملکی حالت کو درست کرنے کے لئے برطانیہ سے قرض لینا چاہتا تھا - لیکن اطالوی اور جرمن نمائندوں نے اسے واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے - کہ اس کا یہ اقدام ان کی حکومتوں کے لئے سخت اضطراب اور تشویش کا موجب ہے - اور جب تک یہ اطمینان نہ ہو - کہ جمہوریتوں سے سپین کے روابط قائم نہیں ہونگے - جرمن و اطالوی افواج واپس نہ جائینگی -

لنڈن ۲۸ مئی - رومانیہ کے کنگ کیرول نے برطانوی وزیر خارجہ سے کہا ہے - کہ وہ برطانوی روسی معاہدہ کی تصدیق کے علاوہ روس سے ایک علیحدہ معاہدہ بھی کریں گے - جس کے رو سے جنگ کی حالت میں روس رومانیہ کی امداد پر مجبور ہوگا -

لکھنؤ ۲۸ مئی - چونکہ شیعہ سنی کشیدگی بدستور بڑھ رہی ہے - اس لئے کرفیو آرڈر میں مزید تین ہفتہ کی توسیع کردی گئی ہے -

شولاپور ۲۷ مئی - ہندو اخبارات کا بیان ہے - کہ گلبرگہ جیل میں آریہ ستیہ آگرہیوں کو حکم دیا گیا ہے - کہ وہ ایک دوسرے کو نمستے نہ کہا کریں مگر انہوں نے اس حکم کو ماننے سے انکار کردیا ہے -

شملہ ۲۷ مئی - اس علاقہ کی پہاڑی ریاستوں کے راجوں کی ایک کانفرنس ۵ جون کو منعقد ہو رہی ہے - جس میں ایک مشترکہ نظام قائم کرنے کی سکیم پر غور کیا جائیگا۔

کانپور ۲۸ مئی - مسٹر جناح عنقریب یہاں آکر "مسلم نیشنل گارڈ" کا افتتاح کریں گے -

امرتسر ۲۸ مئی - معلوم ہوا ہے کہ ایک خفیہ سرکلر کے ذریعہ صوبہ کی تمام عدالتوں کو پنجاب گورنمنٹ نے ان اخبارات کی فہرست بھیجی ہے - جن میں سرکاری اشتہارات دیئے جاسکتے ہیں۔

بنارس ۲۸ مئی - مرکزی اسمبلی میں ایک ہندو ممبر نے ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - جس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوؤں کی مختلف اقوام میں شادی کے رواج کو جائز قرار دیا جائے

مرادآباد ۲۸ مئی - پراونشل جمعیۃ العلماء کانفرنس آگرہ میں تقریر کرتے ہوئے مولوی عبید اللہ صاحب سندھی نے کہا - کہ مسلمانوں کو غیر مشروط طور پر کانگرس میں شامل ہو جانا چاہیئے

شملہ ۲۸ مئی - ہندوستان اور سیلون میں تجارتی گفت و شنید غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کردی گئی ہے

بمبئی ۲۷ مئی - حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے - کہ یکم جون سے ان تمام کپڑوں پر جو صوبہ میں تیار ہوں - یا باہر سے درآمد کئے جائیں ٹیکس عائد کیا جائے گا

شملہ ۲۸ مئی - مسٹر میکناب ایڈیٹر ٹریبیون لاہور کے خلاف جو ایجی ٹیشن شروع ہے - وہ چونکہ وزارت کے متعلق بھی بددلی پیدا کرنے والی ہے - اس لئے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ اسے بہت جلد واپس کردیا جائے گا۔

شملہ ۲۸ مئی - حکومت پنجاب نے حصار کے قحط زدہ لوگوں میں بطور امداد تقسیم کرنے کے لئے پانچ لاکھ روپیہ دیا ہے - حکومت یو پی نے بھی آل انڈیا سپنرز ایسوسی ایشن کو دس ہزار روپیہ ان لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے دیا ہے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصر کے محکمہ حفاظت نے طے کیا ہے - کہ قاہرہ میں زہریلی گیس سے بچنے کے لئے ایک سو بیس تہ خانے بنائے جائیں جو شہر کے مختلف ۳۲ مقامات پر ہونگے ان میں سے ہر ایک میں ایک سو بیس آدمی پناہ لے سکیں گے - ان کی چھتیں ایسی ہونگی - کہ جنہیں کوئی بم نہ توڑ سکے۔

لنڈن ۲۷ مئی - حکومت شام نے ان تمام اطالویوں کو جو مختلف محکموں میں ملازم تھے - علیحدہ کردیا ہے - اطالوی حلقوں میں اس اقدام سے بے چینی پھیل گئی ہے -

بہاولپور ۲۸ مئی - ہز ہائی نس نواب صاحب بہاولپور نے مالیہ اور آبیانہ میں تخفیف کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی - اس کی سفارشات کو منظور کرتے ہوئے دو آنہ سے لے کر چار آنہ فی روپیہ تک تخفیف منظور کردی ہے

قاہرہ ۲۷ مئی - حکومت مصر نے نازی پارٹی کے لیڈر ہر شمٹ کو اپنی مملکت سے نکل جانے کا حکم دیتے ہوئے لکھا ہے - کہ اس کی موجودگی یہاں پسندیدہ نہیں

میڈرڈ ۲۸ مئی - جنرل فرینکو نے اعلان کیا ہے - کہ آئندہ سپین کی فوج صرف تین لاکھ رکھی جائے گی پچاس ہزار فوجیوں کی تخفیف کردی گئی ہے

پیرس ۲۸ - فرانس کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا - کہ برطانیہ کے ساتھ ہمارا اتحاد اب مضبوط ہوگیا ہے - کہ اب گویا دونو ایک ہوگئے ہیں - اور ان کی مثال ایک جان دو قالب کی ہے

لنڈن ۲۸ مئی - دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر نوآبادیات نے کہا - کہ اس وقت فلسطین میں ۴۸۱۴ اشخاص نظر بند ہیں - جن میں سے ۱۶۹۰ کسان ہیں - یہ نظر بند مختلف مراکز میں ہیں -

جنیوا ۲۸ مئی - یہاں لیگ کونسل کا اجلاس ختم ہوگیا ہے - سویڈن اور فن لینڈ نے بالٹک کے ایک جزیرہ میں قلعہ بندی کی جو تجویز پیش کی تھی اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا - روس اس تجویز کے خلاف ہے - اور چاہتا تھا - کہ یہ معاملہ معرض تعویق میں ڈال دیا جائے -

کلکتہ ۲۸ مئی - امام (یمن ہندچینی) کے شہنشاہ کل بذریعہ ہوائی جہاز یہاں وارد ہوئے - آپ سفر یورپ پر جارہے ہیں -

کلکتہ ۲۷ مئی - آج صبح ۹ بجے کلکتہ اور شیلانگ میں زلزلے کے متعدد جھٹکے محسوس ہوئے - شیلانگ کے بعض مکانات میں شگاف پڑگئے ہیں - مگر ابھی تک کسی انسانی جان کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی

پراگ ۲۷ مئی - پراگ میں نسطالی لیڈروں کی متعدد گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں - کیونکہ انہوں نے ممنوعہ وردیاں پہن رکھی تھیں - نسطالی پارٹی مطالبہ کر رہی ہے کہ اگر کنٹ میں اس کے ۳۰ نمائندے لئے جاتے ہیں مگر حکومت ۱۰ سے زیادہ نمائندے نہیں لینا چاہتی -

امرتسر ۲۸ مئی - اوکاڑہ منڈی میں گندم کا بھاؤ ۳/۴/۳ ہے قصور منڈی میں روئی ۸/۱۱/- فی گانٹھ ہے جڑانوالہ میں گھی ۳۶/۱۲/- شکر ۶/۳/۳ اور بنولہ ۳/۳/۲ ہے - دہلی میں سونے کا نرخ ۳۷/۱۵/- اور چاندی ولایتی ۵۳/۳ ہے -

الہ آباد ۲۷ مئی - معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس پونا میں نہیں بلکہ بمبئی میں منعقد ہونگے خیال ہے کہ اجلاس ماہ جون کے تیسرے ہفتہ میں منعقد ہونگے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah